اجتماعی عبادات اور معاملات میں اپنے آپ کو دوسروں سے الگ تھلگ رکھنا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔ یہی تابعین اور محدثین کا بھی طرزِ عمل رہا ہے۔ کیونکہ سلف صالحین جانتے تھے کہ جس طرح حق کی تلاش اور اس کی قبولیت فرض ہے، اسی طرح بلکہ بعض معاملات میں اس سے بھی بڑھ کر امت کا اتفاق قائم رکھنا ناگزیر اور لازم ہے۔ اللہ پاک نے جہاں اہل اسلام کو ہر حال میں اسلامی تعلیمات پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے، وہاں امت اسلامیہ کو اس بات کا بھی پابند کیا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مربوط رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک خصوصی وعظ میں ارشاد فرمایا: "**أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبدا حبشيا**" [أبو داؤد سنة ٦ ٥/١٣ ترمذی علم ١٦ وقال: حسن صحيح، ٥/٤٣، دارمي مقدمة ١٦ أحمد ٤/١٢٦ عن العرباض] "میں تمہیں ہر دم اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے (شرعی امیر کا حکم) سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔" دراصل اطاعت تو اللہ پاک اور اس کے پیغمبر ﷺ کی ہے، اگرچہ شرعی اصولوں کے خلاف کوئی غلام، آزاد لوگوں پر حکم چلائے یا کوئی عجمی، عرب والوں پر حکمرانی کرنے لگے۔

حیران کن

۱۔ ناشپاتی کا درخت تقریباً ۳۰۰ سال تک پھل دینے کے قابل ہوتا ہے۔

۲۔ ایک عام پنسل سے تقریباً پچاس ہزار الفاظ لکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ گوبھی وہ پھول ہے جو کھایا جاتا ہے سونگھا نہیں۔

۴۔ ٹماٹر پھل بھی ہے اور سبزی بھی۔ (سائنسدانوں کے نزدیک پھل اور عوام کے نزدیک سبزی ہے۔)

۵۔ کیلے کے درخت میں لکڑی نہیں ہوتی۔

۶۔ ہاتھی کی سونڈ میں ہڈی نہیں ہوتی۔

۸۔ مینڈک ناک کے علاوہ جلد سے بھی سانس لیتا ہے۔

۹۔ مکڑی کی آٹھ آنکھیں اور آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔

۱۰۔ کیکڑے کے دانت منہ کے بجائے پیٹ میں ہوتے ہیں۔

(معلومات عامہ از ناصر نقوی)

مرسلہ: عمار سالک ندوی

اسلامی اخوت ومودت: (۱)

صحابہ واہل بیت کی باہمی محبت

عبدالرحیم روزی

اہل بیت نبوی اور صحابہ کرام کے مابین سچی دینی اخوت، گہرے تعلقات اور مضبوط روابط استوار تھے۔ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کی فضیلت ومنقبت کی قائل تھیں۔ آپس میں غیر معمولی عزت وتوقیر کرتے اور رحماء بینھم اور شیر وشکر کے بے مثال عملی نمونے تھے۔

اہل بیت نبی کی زبانی صحابہ کرام کی شان میں محبت وعقیدت بھری مدح وثناء کو دیکھ کر یقین آتا ہے کہ یہی ان عظیم ہستیوں کے مقام ومرتبہ کے شایان شان بڑا پاکیزہ کلام ہے جو قرآن کریم حدیث مبارکہ کی تصریحات اور عقل سلیم کے عین مطابق ہے۔ "کلام الملوک ملوک الکلام" کے مصداق یہی پاکیزہ نفوس ہیں کوئی منافق ہی اہلبیت عظام اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرسکتا ہے اور انہیں سفہاء' (بے وقوف) قرار دے سکتا ہے۔ (البقرۃ: ۱۳) جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید کے شروع میں ہی بیان کیا ہے۔

جناب علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام: جناب امیر المؤمنین علی مرتضٰی سے صحابہ کرام کے وصف میں جس قدر مناقب منقول ہیں شاید کسی اور صحابی سے نہ ہو۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔ جناب علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے واقعے میں فرمایا: **''انہ قد شھد بدراً وما یدریک لعل اللہ ان یکون قد اطلع علی اھل بدر فقال: اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم''** وہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور (عمرؓ) تجھے کیا معلوم کہ اللہ تعالی نے اہل بدر کی طرف کی طرف جھانکا ہوا اور فرمایا ہو کہ "تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں سند معافی عطا کردی۔'' (**علامہ طبرسی: تفسیر مجمع البیان**) یہ اس مضمون کے عین مطابق ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ کی تمام کتب احادیث میں منقول ہے۔ (**صحیح بخاری کتاب الجھاد باب الجاسوس حدیث نمبر ۳۰۰۷، بحار الانوار ۲۱/۲/۹۲، شرح نھج البلاغۃ ۱۷/۸۹ دیکھیے ماقالہ الثقلان فی أولیاء الرحمن ۴۴**)

۲۔ انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا: (**ھم واللہ ربوا الاسلام کما یربی الفلو مع غناء ھم**

بأیدیھم السباط و السنتھم السلاط) ''اللہ کی قسم! انہوں نے اپنی خوشحالی سے کریم ہاتھوں اور تیز زبانوں کے ساتھ نونہال اسلام کی اس طرح پرورش کی جس طرح یکسالہ بچھیرے کو پالا پوسا جاتا ہے۔ (نھج البلاغة ۳ ۹۵ مکتوب ۶۵ ۴) یہ سورہ حشر آیت ۸۔۱۰ کے مضمون کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔

۳۔ آیت ﴿کنتم خیر امة اخرجت للناس﴾ کی تفسیر اور خیر امة کے تعین کے بارے میں فرمایا کہ ''اس سے مراد صحابہ کرام ہے'' (احتجاج طبرسی ۲ ۰ ۲ عن ائمة اھل البیت)

۴۔ آپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انما مثل اصحابی فیکم کالنجوم و اختلاف اصحابی لکم رحمة) ''کہ تم میں میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی ہے (کہ جس کی پیروی کرو گے صحیح راستہ پاؤ گے۔) اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لیے باعث رحمت ہے'' (الصدوق فی معانی الاخبار عن ابی عبداللہ عن آباءہ علیھم السلام) یہی حدیث اس عبارت کے ساتھ اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

۵۔ آپ نے صحابہ کرام کے تفقہ فی الدین ، فہم قرآن ، احیائے سنت مطہرہ و دیگر اوصاف جلیلہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: (أوه علی اخوانی الذین تلوا القرآن فاحکموه وتدبروا الفرض فأقاموه وأحیوا السنة وأماتوا البدعة،دعوا للجھاد فأجابوا،ووثقوا بالقائد فاتبعوه) ''آہ! میرے وہ بھائی جنہوں نے قرآن کو پڑھا تو اس پر ایمان وعمل میں پختگی حاصل کی ، فرائض میں غور کیا تو اسے ادا کیا ، سنت کو زندہ کیا اور بدعت کو موت کے گھاٹ اتارا ، جہاد کے لیے بلاوا آ گیا تو انہوں نے لبیک کہی اور اپنے پیشوا پر یقین کامل کے ساتھ بھروسہ کیا تو اس کی پیروی بھی کی۔ (نھج البلاغة خطبه ۰ ۸ ۱ ، تراث ۵ ۱)

یہ وہ عظیم الشان صفات ہیں جن کے ساتھ قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کرام کو متصف کیا گیا ہے۔ اللھم اجعلنا منھم

۶۔ آپ رضی اللہ عنہ سے واقعہ تحکیم پر جارحانہ سوال کرنے دکھ بھرے لہجے میں اس قسم کے شیعان کا ایک ایک گستاخانہ وصف گنتے ہوئے فرمایا:

میں تم سے اپنا علاج چاہتا ہوں لیکن تم ہی میرا مرض نکلے جیسے کانٹے کو کانٹے کی مدد سے نکالنے والا وہ جانتا ہے کہ یہ بھی اس کی طرف جھکے گا۔ الٰہی! اس موذی مرض سے چارہ گر عاجز آ گئے ہیں۔ اور اس کنویں کی رسیاں کھینچنے والے

تھک کر بیٹھ گئے ہیں۔'' پھر صحابہ کرام کی منقبت اور ان کی ایک ایک صفت گنتے ہوئے فرمایا(این القوم الذین دعوا الی اللہ فقبلوہ وقرء وا القرآن فأحکموہ وھیجوا الی القتال فولھوا ولہ اللقاح الی اولادھا،وسلبوا السیوف أغمادھا ،وأخذوا بأطراف الارض زحفا زحفا وصفا صفا) ''وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اسلام کی طرف دعوت دی گئی تو انہوں نے اسے قبول کرلیا اور قرآن کو پڑھا تو اس پر عمل بھی کیا، جہاد کے لیے انہیں ابھارا گیا تو اس طرح شوق سے بڑھے جیسے دودھیل اونٹیاں اپنے بچوں کی طرف وارفتگی سے لپکتی ہیں، انہوں نے تلواروں کو نیاموں سے نکالا اور دستہ بدستہ اور صف بصف بڑھتے ہوئے زمین کے اطراف پر قابو پالیا،،(نھج البلاغة خطبہ ۱۱۹ صفحہ ۳۳۶،امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاھور)

ان الفاظ سے بڑھ کر اصحاب کرام کی اور کیا توصیف ومنقبت ہوسکتی ہے۔ یہ وہ اوصاف ہیں جو قرآن کریم میں بکثرت مقامات پر متعدد الفاظ کے ساتھ وارد ہوئے ھیں. مثلا ﴿محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم،تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود﴾ (الفتح: ۲۹)﴿للفقراء الذین اخرجوا من دیارھم وأموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقون ۞والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة﴾(الحشر:۸،۹)﴿یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم﴾ (البقرة:۷۳)﴿الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما أصابھم القرح﴾(آل عمران: ۱۷۲.۱۷۴)﴿لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاھدوا بأموالھم وانفسھم﴾ (التوبة:۸۶.۸۹)﴿الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاة وآتوا الزکاة وأمروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبة الامور﴾(الحج: ۳۹.۴۱)﴿من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا﴾ (الاحزاب:۲۳) ﴿لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة فعلم مافی قلوبھم﴾ (الفتح:۱۸.۱۹)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ کلام صحابہ کرام کے علاوہ کسی اور پر کسی بھی صورت صادق نہیں آتا! اور نہ صحابہ کرام کے